خادم قرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری

ضرغام الطاف

ایک باعمل مفسر قرآن جس کی زندگی کے شب و روز اسلام و قرآن کی سربلندی کے لئے بسر ہوئے، ۷ اپریل ۱۹۹۸ عید الاضحیٰ کی شب طویل علالت کے بعد ہم سے جدا ہوگیا۔

ضلع سرگودھا کے ایک قصبہ بھیرہ میں یکم جولائی ۱۹۱۸ کو حضرت پیر شاہ صاحب کے گھر ایک بچے کی ولادت ہوئی جس کا نام محمد کرم شاہ رکھا گیا۔ کس کو خبر تھی کہ ۲۱ رمضان کی شب پیدا ہونے والا یہ بچہ آگے چل کر ایک انسان ساز اور تاریخ کی صورت گری کا ماہر ہوگا۔

حضرت پیر کرم شاہ کا تعلیمی سفر قرآن کریم کے پڑھنے سے ہوا۔ ۱۹۲۵ سے دنیاوی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے کی۔ اس دوران میں دارلعلوم محمدیہ بھیرہ سے دینی علوم حاصل کرنے کا سلسلہ چلتا رہا۔ آپ کے ابتدائی دور کے اساتذہ میں مولانا محمد قاسم بالاکوٹی، مولانا عبدالمجدی ساکن کھٹیالہ، مولانا محمد دین بدھوی مولانا غلام محمود صاحب کے علاوہ مولانا قاضی ثناءاللہ جیسے یگانہ روزگار اور جید علماء شامل تھے۔

۱۹۴۱ میں اورینٹل کالج لاہور سے فاضل عربی کا امتحان پنجاب بھر میں اول پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ اس امتحان میں کامیابی کے بعد مولانا حمیدالدین صاحب سے کسب فیض کیا۔ درس نظامی کے بعد دارلعلوم محمدیہ سے سند حاصل کی۔

علم و حدیث میں دسترس کے لئے راہنمائی حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی، مولانا نعیم الدین مراد آبادی اور حضرت مولانا محمد عمر اور حضرت صدر الافاضل سے حاصل کی۔ دستار فضیلت دیوان صاحب

آل رسول اجمیری نے اپنے دست مبارک سے باندھی۔ دینی علوم میں دسترس و کمال کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے رابطہ نہیں توڑا۔ ۱۹۴۵ میں پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کیا۔ تحریک پاکستان میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ بعد ازاں مزید اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے مصر تشریف لے گئے اور مشہور دینی درسگاہ الازہر میں چار سال تک اصول فقہ کی تعلیم شیخ محمد ابو زہرہ محمد مصطفیٰ استاد احمد ذکی جیسے اساتذہ سے حاصل کی۔

آپ نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے نصاب تعلیم کو دینی علوم اور عصری علوم کا بہترین مرقع بنا دیا۔ پاکستان کے دینی مدارس میں عصری علوم کی ابتداء کر کے آپ نے دینی طلباء کو احساس کمتری سے نکال دیا۔ آپ خود چار سال تک اسلامیہ یونیورسٹی کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر بھی رہے۔ آپ نے دینی تعلیم اور مدارس کے لئے انتھک کوششوں کے ساتھ ساتھ تصنیف اور تالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ پانچ جلدوں پر مبنی تفسیر "ضیاء القرآن" کے نام سے لکھی۔ اردو زبان میں یوں تو بہت سی تفاسیر لکھی گئی ہیں لیکن تفسیر "ضیا القرآن" کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا انداز اور اسلوب سب سے جدا ہے۔ علاوہ ازیں سب سے بڑی خوبی جس نے اس کو نمایاں مقام عطا کیا وہ یہ ہے کہ کسی دوسرے مکتبہ فکر کی دل آزاری سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے تفسیر لکھتے وقت امت مسلمہ میں موجود انتشار و افتراق کو پیش نظر رکھتے ہوئے احتیاط و اعتدال کے رستے کو اپنایا۔ افراط و تفریط سے دامن سمیٹے ہوئے گذرے۔ تفسیر میں انہوں نے خود قرآن ہی کی آیات' احادیث صحیحہ اور جید علماء سلف سے استفادہ کیا۔ قرآن کے ترجمے میں بھی با محاورہ اور تحت اللفظ تراجم کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ قارئین کے دل و دماغ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے سادہ اور سلیس انداز میں ہر سورہ سے پہلے اس کا مختصر تعارف' مقام و شان نزول اور وقت نزول کے ماحول و اغراض و مقاصد بھی دلچسپ پیرائے میں بیان کئے۔ انسانی ضابطہ حیات سے متعلق مباحث میں بھی پیر کرم شاہ الازھری نے پوری کوشش کی کہ انہیں اتنے واضح اور سادہ انداز و اسلوب میں بیان کیا جائے کہ آج کا مصروف و مجبور انسان ان سے باآسانی استفادہ کرتے ہوئے اپنا محاسبہ کر سکے۔ اس کے علاوہ سات جلدیں سیرت کے موضوع پر "ضیاالنبی" کے نام سے تحریر فرمائی ہیں۔ حدیث کے موضوع پر کتب کے علاوہ اسلام کے معاشی و معاشرتی مسائل پر بے شمار مقالات بھی تحریر فرمائے۔

صحافتی میدان میں بھی پیچھے نہیں رہے۔ ماہنامہ "ضیائے حرم" کا اجرا دینی صحافت کا بہترین نمونہ ثابت ہوا۔

مذکورہ بالا تمام سرگرمیوں کے علاوہ سیاست میں بھی آپ کی خدمات جمیعت علمائے پاکستان کے نائب صدر اول کی حیثیت سے یادگار رہیں گی۔ آپ نے سوشلزم کے سیلاب کے مقابل بند باندھنے میں لوگوں کی راہنمائی فرمائی۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس دوران میں قید و بند سے بھی پالا پڑا آپ کی دینی خدمات اور علمی استعداد کو دیکھتے ہوئے جنرل ضیاالحق نے ۱۹۸۰ء میں آپ کو فیڈرل شریعت کورٹ کا جسٹس مقرر کر دیا۔ باوجود مختلف اعتراضات کے آپ نے اسلامی اقدار کے دفاع و ترویج کے لئے اس عہدے کو قبول کر لیا۔ بعد ازاں آپ سپریم کورٹ میں بھی بحیثیت جسٹس خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ملکی تاریخ کے کئی اہم اور بنیادی فیصلے آپ ہی نے لکھے۔

آپ کی بے شمار خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان کی طرف سے ستارہ امتیاز اور مصر کی حکومت کی طرف سے حسن کارکردگی کے میڈل بھی نذر کئے گئے جدید و قدیم تعلیم کے اس حسین مرقع کو جتنی عزت و احترام اور مرتبہ تعلیمی اور علماء کے حلقے میں حاصل تھا' اتنا ہی وہ پیران عظام اور مشائخ کرام میں بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ کی زندگی میں جس چیز کو سب پر ترجیح حاصل تھی وہ محبت رسولؐ تھی "ضیاالنبی" کی ضخیم جلدوں کی ہر سطر اس بات کی گواہ ہے کہ ایک ایک لفظ عشق رسولؐ کی کرنوں سے منور ہے۔

آپ کی زندگی کا ہر دن اس پر فتن دور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اسلامی اقدار کے دفاع کے لئے مصروف نظر آتا ہے۔ آپ نے نظریاتی محاذ پر قلم کے ہتھیاروں سے دلوں اور ذہنوں پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں جن کی جھلک بلا تمیز مذہب و مسلک سینکڑوں لوگوں کی طرف سے تحریری' زبانی خراج تحسین سے عیاں ہوتی ہے۔

و من یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ

(طلاق / ۵)

جو خدا سے ڈرتا ہے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔